ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

امتیاز حسین میر
ایم فل اسکالر، شعبہ اردو، مسلم یوتھ یونیورسٹی
ڈاکٹر نذر خلیق
پروفیسر، شعبہ اردو، مسلم یوتھ یونیورسٹی، اسلام آباد۔

جون ایلیا کا نثری ادب میں مقام

Imtiaz Hussain Mir *
MPhil Scholar, Urdu Department, My University.
Dr. Nazar Khaleeq
Professor, Urdu Department, My University Islamabad.
***Corresponding Author:**

Jaun Elia's Place in Prose Work

Jaun Elia is popular for his rebellious thoughts. Jaun Elia's collection of prose (inspirational and other editorial articles) is "Farnood", compiled by Khalid Ansari, and contains seven articles and 181 inspirational. In addition, Jaun Elia wrote a 29-page essay in his first collection of poetry, "Shayed" In it, he has described his life situations, philosophical thoughts and situations with great skill, perfection and comprehensiveness, and discussed the objective and artistic aspects and topics of poetry and poetics. Thus, some qualities different from ordinary prose are seen in his prose. His prose is a thing of perfection, youthful individuality is the hallmark of his poetry, and it is also fully visible in his prose Jaun Elia's prose has different aspects in terms of thought and art. In addition to the diversity of topics, the colorfulness of the subjects, and the enchanting effects of Jaun Elia's unique writing style, his unique language and style, contemporary and social issues are visible in his

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

prose. His prose is also of special importance in social, political, historical and societal terms.

Key Words: *Urdu Literature, Editorial, Prose, Jaun Elia, Farnood, Shayed, Shayed, Poetry.*

تعارف:

بہت کم لوگوں کو جون کا اصلی نام سید سبط اصغر نقوی معلوم ہے۔ آپ سرزمین ہند کے ادبی شہر امروہہ کے ایک علمی گھرانے میں ۱۴، دسمبر ۱۹۳۱ میں پیدا ہوئے۔ والد سید شفیق حسن ایلیا شاعر و عالم تھے۔ پاکستان کے نام ور صحافی، ماہر نفسیات رئیس امروہوی اور جنگ اخبار کے پہلے ایڈیٹر و فلسفی سید محمد تقی، جون ایلیا کے بھائی تھے، نیز مشہور خطاط و مصور صادقین اور فلم ساز کمال امروہی ان کے چچازاد بھائی تھے۔

جس زمانہ میں جون ایلیا "انشا" میں کام کر رہے تھے، اس دوران مشہور جرنلسٹ اور افسانہ نگار زاہدہ حنا سے ۱۹۷۰ میں شادی کر لی۔ آخرکار تین بچوں کی پیدائش کے بعد زاہدہ حنا اور جون ایلیا کے مزاجوں میں فرق دھیرے دھیرے رنجش میں بدلا اور بالآخر ۱۹۸۰ کو طلاق کی نوبت آگئی۔

زاہدہ حنا سے علیحدگی جون کے لیے ناقابل برداشت ہوگئی اور نیم تاریک کمرے میں مقید کر لیا، اور کثرت سگرٹ و شراب نوشی سے صحت متاثر ہوئی۔ بالآخر ۸ نومبر ۲۰۰۲ کو وفات پا گئے۔

تعارف موضوع:

جون ایلیا اپنے باغیانہ افکار کی وجہ سے مقبولِ خاص و عام ہیں اور نوجوانوں میں ان کی شاعری کے تعلق سے ایک مخصوص قسم کی جنونیت پیدا ہوتی ہے مگر ان کی نثر بھی کمال کی چیز ہے، جو انفرادیت ان کی شاعری کی پہچان ہے، وہ ان کی نثر میں بھی بدرجہ اتم نظر آتی ہے۔

نثری ادب میں تخلیقی کام جان جوکھم میں ڈالنے کے برابر ہے۔ نثر میں تفہیم اور منطقی گفت و شنید کی جاتی ہے جبکہ شاعری میں جذبات اور آھنگ و سرور کا خیال رکھا جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ وزن، قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔ جبکہ نثر میں اپنے خیالات و افکار یا عام بول چال کو صفحات پر منتقل کیا جاتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

جون کی نثر نگاری کے دوادوار ہیں، پہلا دور ۱۹۵۸سے لے کر ۱۹۸۸تک پھیلا ہوا ہے، جس عرصے میں انھوں نے انشاء"اور "عالمی ڈائجسٹ" کے لیے لکھا۔ اس بیچ میں ایک عرصہ پاکستان کے متعدد علمی و تحقیقی اداروں کے ذمہ دارو رکن رکین کے طور پر بھی گزارا۔

ان کا پہلا مجموعۂ کلام 'شاید' شائع ہوا، تو اس کے لیے انھوں نے ایک مقدمہ ۲۹ صفحات پر مشتمل لکھا، 'شاید' کے ساتھ، یہ نثری مقدمہ چھپااور اردو دنیاکے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچا، تو اس کی دھوم مچ گئی، جس خوبی، کمال اور ہمہ گیریت کے ساتھ انھوں نے اپنے حالاتِ زندگی، فلسفیانہ افکارواحوال کی تشریح اور شعر وشاعری کے معروضی و فنی ابواب ومباحث پر گفتگو کی ہے، اس سے یکایک اردو کے کئی نمایاں ادیب، نثر نگار، محققین اور ناقدین و تجزیہ کاروں کا خیال ان کی نثر نگاری کی دلفریب قوت وصلاحیت کی طرف بھی گیا؛ چنانچہ ان کے معتقد اور "سسپنس ڈائجسٹ" کے مدیر اعلیٰ معراج رسول نے ان سے درخواست کی کہ جون ان کے لیے انشائیے لکھا کریں، جون نے ان کی درخواست قبول کی اور ۱۹۸۹ سے لے کر ۲۰۰۲ تک مسلسل اس رسالے کے لیے انشائیہ لکھا، یہ ان کی نثر نگاری کا دوسرا دور تھا۔

یہ انشائیے اردو زبان و ادب کی تمام تر خوبیوں سے مرصع ہونے کے ساتھ متعدد سماجی، ادبی، سیاسی مسائل و موضوعات پر جون ایلیا کے نقطۂ نگاہ کو سمجھنے کا بھی وسیلہ ہیں۔

ان کی نثر میں بھی عام نثریات سے کچھ الگ خوبیاں دیکھائی دیتی ہیں جون ایلیا کا واحد نثری مجموعہ "فرنود" ہے، اسے چھپوانے کا ارادہ خود جون نے کیا تھا، نام انہی کا تجویز کردہ ہے، مگر ان کی زندگی میں طباعت کی نوبت نہ آسکی اس کتاب کے مرتب خالد احمد انصاری ہیں، جو آخری دنوں میں جون ایلیا کے بڑے قریب رہے اوران کی وفات کے بعد ان کے کلام و افکار کی نشرواشاعت کی ذمے داری لی جون کی منفرد ترین نثری خدمات سے بھی جہانِ ادب کو روشناس کروانے کا بیڑہ اٹھا کر۷۱۸ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب مرتب کر دی۔

جب انسان کو اپنے افکار، احساسات اور خیالات کا منظم اظہار کرنا آیا تو اس نے ادب تخلیق کرنا شروع کیا، جو ابتداء میں زبانی اور پھر بتدریج تحریری صورت میں بدلتا گیا. تخلیق ادب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والا یا سننے والا کیف و سرور محسوس کرے یا انہیں اخلاقی، سماجی اقدار سے روشناس کرایاجائے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

اور انسانی شخصیت کو بہتر سے بہتر کیا جاسکے۔ جس سے ادب کی مختلف اصناف سامنے آئیں۔ دیکھا جائے تو ہر ادب کی طرح اردو ادب کی بنیاد بھی شاعری اور نثر پر ہے

نثر لغت میں: بکھری ہوئی شے ،یعنی ایسی تحریر جو منظوم نہ ہو بلکہ عام گفتگو کی طرح لکھی جائے۔

اصطلاح میں: مصنف، ادیب،یا لکھاری بغیر کسی موزوں صنعت کے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔

اردو ادب میں اداریہ اور انشائیہ ،نثر کی دو الگ الگ اصناف ہیں۔ انشائیہ موضوع کی قید سے آزادایک ایسی صنف ہے جس میں مصنف اپنے ذاتی تاثرات اور خیالات کا کھل کر مکمل اظہار کرتاہے،جس میں وہ عالمانہ اور محققانہ اندازاپناتا ہے۔جبکہ اداریہ ایک صحافتی مضمون کی طرح ہوتا ہے جس میں اخباری رائے کو مد نظر رکھ کر معلومات یا تبصرہ کیا جاتا ہے

وزیر آغا نے ادب کا مختصر سا شجرہ ترتیب دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انشائیہ اور مضمون دو الگ الگ اصناف ہیں۔

ادب

نثر | شاعری

داستان۔ناول۔افسانہ۔ڈرامہ۔سوانح عمری۔سفر نامہ۔انشائیہ۔مضمون

اگر ڈاکٹر سید محمد حسنین صاحب کی بیان کردہ ترتیب کو دیکھا جائے تو بآسانی ابہام دور ہوسکے گا یامضمون سے فرق محسوس کر سکیں گے۔لکھتے ہیں کہ

مندجہ ذیل نوعیتوں کی تحریریں ملاحظہ ہوں جو ادبی اور صنفی لحاظ سے بالترتیب کچھ یوں ہیں جو بہ اطمینان و آسانی مضمون سے موسوم ہوجاتی ہیں۔

۱۔مراسلہ (عزیز واقارب کے نام خطوط)

۲۔مقالہ(کسی موضوع پر سنجیدہ فکر آرائی)

۳۔کیفیہ(کسی موضوع پر حزن آگئیں تمثیلی اظہار)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

۴۔سوانح یا سرگذشت(کسی بڑے انسان کی حیات کا ایک رخ)
۵۔اداریہ(روزناموں اور رسالوں کے ایڈیٹوریل)
۶۔روئداد(جاسوس کی رپورٹ)
۷۔روزنامچہ(ڈائری کاصفحہ)
۸۔خاکہ(کسی دلچسپ شخصیت کا مرقع)
۹۔انشائیہ(کسی موضوع پر لطیف و شگفتہ بیان)
۱۰۔رپوتاژ)کسی ادبی یا ثقافتی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال)۔[۱]

انشایئے کی تعریف

انشائیہ ایسی صنف "عبارت" جو مضمون کی مانند توہے مگر مضمون سے الگ انداز رکھتی ہے۔اس میں انشائیہ نگار آزادانہ طور پر اپنی تحریر پیش کرتاہے، جو اس کی شخصیت کا عکاس ہوتی ہےاور کسی خاص نتیجہ کے بغیر بات کو ختم کرتا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حسنین صاحب لکھتے ہیں کہ

انشا ء کا مادہ (نش ء) ہے جس کے لغوی معنی پیدا کرنا ہے یعنی انشاء کی علیت غلیت نائیدگی ہے یا آفریدگی۔انشاء کی توانائی دراصل خیال کی تازگی و تنومندی سے ظاہر ہوتی ہے انشائی قوت سے بات میں معنویت پیدا ہوتی ہے اور خیالات کی لہریں نکلتی ہیں۔[۲]

ڈاکٹر محمد افتخار شفیع لکھتے ہیں کہ

انشائیہ میں نثر کاآہنگ اور شاعری کی دل نشینی موجود ہوتی ہے اس پر مستزاد یہ کہ انشائیہ نگار کے موضوع کی کوئی قید نہیں وہ ہر بے بات سے بات پیدا کرنے کا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

مجاز ہوتا ہے۔نہ کسی مخصوص مسلک یا عقیدہ زندگی کا پابند ہوتا ،اس لیے وہ خودمختار اور اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے۔(۳)

پروفیسر سید احتشام حسین لکھتے ہیں کہ

> انشائیہ محض ذاتی تاثر ہے یا محض فلسفیانہ خیال آرائی ، محض انشاپردازی کا طلسم یا معنی خیز اظہار خیال محض سرسری اور سادہ اظہار تاثر ہے یا رنگین اور فکر خیز تخلیق۔۔۔اس طرح کی بہت سی نازک بحثیں اٹھائی گئی ہیں اور اب تک کوئی آخری بات اس سلسلے میں نہیں کہی گئی ہے۔(۴)

چونکہ شروع میں انشائیہ کو مضمون کا نام دیا گیا جس سے بہت سے ابہامات پیدا ہوئے جنھیں دور کرنے کی کوشش کی گئی،اگرچہ پھر بھی بہت سے افراد اس لفظ مضمون کے دائرے میں پھنسے رہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر سید محمد حسنین صاحب رقمطراز ہیں کہ

> انشائیہ نثری ادب کی ایک خاص صورت ہے ہر وہ بات یا خیال جو نثر میں پیش کیا جائے عام زبان میں مضمون سے موسوم کردیا جاتا ہے یہ مضمون بڑا گول سا لفظ ہےاس میں لفظ کہانی کی طرح ابہام ہے۔ (۵)

سید ظہیر الدین مدنی کے نزدیک

> ایسے انگریزی میں فرانسیسی زبان اسائی کی شکل ہے جو عربی لفظ سعی یعنی کوشش ہے سے یونانی میں آیا، اج کل اس صنف کو انشائیہ کے نام سے یاد کیاجاتا ہے انشاء کے معنی پیدا کرنے کے ہیں اسے بھی ایک تخلیق ہے اس اعتبار سے اس کو انشائیہ کہنا نامناسب نہیں۔ (۶)

مغربی مصنف و انشائیہ نگار بیکن کےمطابق

> نثری اصناف میں انشائیہ ایک ایسی مختصر تحریر کا نام ہے جس میں بغیر تجسس اور کھوج کے حقیقت کا اظہار ہو۔ (۷)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر ہاجرہ لکھتی ہیں کہ

> انشائیہ نگار کسی بھی موضوع پر گپ شپ کرتا ہے جس میں آپ بیتی اور جگ بیتی کی دھوپ چھاوں کے تاثرات ہوتے ہیں۔[۸]

انشائیہ کی تعریف عبدالماجد دریا بادی کیطابق

> انشائیہ وہ جس میں بجائے مغز مضمون کے اصل توجہ حسن عبارت پر ہو۔[۹]

جبکہ مشتاق قمر صاحب کی تعریف انشائیہ کی اصل کے بلکل نزدیک ہے۔انکے نزدیک انشائیہ میں مکمل آزادی ہے۔
لکھتے ہیں کہ

> انشائیہ نگاری داخلی ابال کا خارجی اظہار ہے اور بیجا مقصدیت کے بوجھ سے آزاد ہے۔[۱۰]

انشائیہ نگار غیر رسمی و شخصی انداز میں اپنے ذاتی تجربات، مشاہدات اور خیالات کا کھل کر اظہار کرتا ہے۔ مضمون میں عالمانہ اور محققانہ انداز سے معلومات فراہم کی جاتی ہیں جبکہ انشائیہ میں مؤثر انداز بیان اختیار کرنے کیساتھ تاثرات کا بھی خیال کیا جاتاہے۔
ڈاکٹر سید محمد حسنین صاحب لکھتے ہیں کہ

> انشائیہ نگار گپ باز ہوتا ہے وہ غیر سنجیدہ بات کہتا ہے اور غیر سنجیدہ طریقہ پر کہتا ہے وہ جتناجانتا ہے اس سے زیادہ سناتا ہےلیکن اس کی باتیں لاحاصل بکواس نہیں یہ مفید اور کارآمد ہوتی ہیں یہ ہماری فہم و ادراک کو منجمد ہونے سے بچاتی ہیں ان سے ہمارے طائر تخیل کو پر لگتے ہیں انشائیہ نگار کی گپیں ہماری قوت تمیز پر ٹھوکریں لگاتی ہیں یہ ہم پر ان تازیانون جیسا کام کرتی ہیں جن کی نرم چوٹیں سہہ کر ہم زیادہ ہوشمند زیادہ روشن خیال اور زیادہ چوکس ہوجاتےہیں۔[۱۱]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

اردو ادب میں انشائیہ کی صبح کاذب مولانا محمد حسین آزاد اور رشید احمد صدیقی کو صبح صادق کہا جاتاہے۔جہاں تک عبد الحلیم، خواجہ حسن نظامی، مرزا فرحت اللہ بیگ، ملار موزی، پطرس بخاری اور کنیا لال کپور کا تعلق ہے انھوں نے بھی انشائیے لکھ کر اردو نثر کی اس نازک صنف کی آبیاری کی۔

جون ایلیا کی نثری تخلیقات

جون ایلیاء کی کتاب "فرنود" میں پس ورق ایک سچا فقرہ لکھا ہوا ہے

> "ہم ایک ہزار برس سے تاریخ کے دسترخوان پر حرام خوری کے سوا کچھ نہیں کر رہے"۔ (۱۲)

جون ایلیا کی ادبی تخلیقات میں تاریخ، فلسفہ، منطق ،تراجم اور صحافتی جیسے مختلف نوع کے عنوانات شامل رہے۔نثر میں ایک الگ لب و لہجے ،باغیانہ خیالات اور روایت شکنی نے ان کو اپنے معاصر ادباء سے نمایاں کیا۔جون ایلیاکے (انشائیہ و دیگر ادارتی مضامین) کا مجموعہ نثر "فرنود" مرتب خالدانصاری ،اس میں سات مضامین اور ۱۸۱ انشائیے ہیں۔علاوہ ازیں جون ایلیا نے اپنےپہلے شعری مجموعۂ کلام "شاید" میں ایک نثری شاہکارمقدمہ نیازمندانہ ۲۹ صفحات پر مشتمل لکھا،اسمیں انھوں نے بڑی خوبی ،کمال اور ہمہ گیریت کے ساتھ اپنے حالاتِ زندگی ،فلسفیانہ افکارواحوال کی تشریح اور شعر وشاعری کے معروضی و فنی ابواب ومباحث پر گفتگو کی ہے۔

جون ایلیا کی نثر نگاری کے دوادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے،پہلادور۱۹۵۸تا۱۹۸۸ ہے،پہلے عرصے میں علمی و ادبی جریدہ "انشاء"اور"عالمی ڈائجسٹ"کے لیے لکھا۔جبکہ اسی دوراں متعدد علمی و تحقیقی اداروں کی ذمہ داریاں بھی قبول کیں،جس میں"اسماعیلی ایسوسی ایشن کراچی "سے وابستگی کےدور میں عربی و اسلامی تاریخ اور فکر و فلسفہ پر کئی بیش قیمت تحقیقی مقالات لکھے،متعدد کتب اور رسائل کاترجمہ کیا،شعری مجموعہ"شاید"کے پہلے ایڈیشن کی پشت پر ۲۰ کتب جو تصانیف وتراجم کے نام درج تھے ۔پاکستان اردوترقی بورڈنے"لغتِ کبیر"کی تدوین کے سلسلے میں جون ایلیاکی خدمات تقریبا ۸ سال ۱۹۶۸ تا ۱۹۷۶ حاصل کیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

جبکہ دوسرا دور ۱۹۸۹ تا ۲۰۰۲ ہے اس دوراں انھوں نے ڈائجسٹ"سسپنس" کے لیے انشائیہ لکھا، یہ انشائیے اردو زبان و ادب کی تاریخ میں ایک سنگ میل ہے جس میں متعددسماجی،ادبی،سیاسی مسائل و موضوعات پر جون ایلیا کنے فلسفیانہ اور مکالمانہ انداز اپنایا۔

جون ایلیا پاک و ہند کے اعلیٰ پایہ کے مایا نازشاعر، فلسفی، تاریخ داں اور سوانح نگار تھے وہ اپنی ذات میں ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا کی طرح تھے ان کو فلسفہ، منطق، اسلامی تاریخ، اسلامی صوفی روایات، اسلامی سائنس، مغربی ادب اور واقع کربلا کی معلومات ازبر تھیں۔ابتدائی دور میں اشتراکیت کے ہم خیال تھےاور "مارکسزم" کونجات دہندہ خیال کرتے تھے۔انگریزی سامراج کے مخالف اور آزادی کے پروانے تھے۔

جون ایلیاقدیم یونانی فلسفہ ،منطق،فلکیات ، تاریخ اسلام خصوصاً فاطمی عہد اور مصر کی باطینہ تحریک اخوان الصفاء کے۵۲ خفیہ رسائل کااور صوفیانہ تحریکوں کی مکمل معلومات رکھتے تھے۔۱۹۸۹میں پروفیسر کرار حسین کی فرمائش پر نصیر الدین محقق طوسی کی کتاب "الجرید" کا اردو میں رواں اور بامحاورہ ترجمہ کیا۔اس کے علاوہ انہوں نے پینتیس سے زائد قدیم عربی کتابوں کی تدوین اور رواں اردو ترجمے کیے۔

جون ایلیااپنے آبائی وطن امروہہ سے بڑے بھائی سید محمد تقی صاحب کے کہنے پرکراچی چلے آئے مگر اپنا دل وہیں کہیں چھوڑ کر آئے۔وداع کرتے وقت جون نے" میرافسانہ میرا ترانہ "کے عنوان سے اپنے کرب کی شدت کو ایک ڈائری میں منتقل کرنا شروع کیا۔انکی مندرجہ ذیل تحریر کے نمونے سے اندازہ ہوگا کہ جون اپنے شہر سے کیسا عشق کرتے تھے۔ ملاحضہ کیجئے

> آج میں اپنے نجد نوازاں اپنے مصرو کنعاں اپنے تاتار و ختن اپنے وطن سے نہ جانے کب تک کے لئے دواع ہورہاہوں۔
>
> میرے جانے کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں شبنم و قمر میرے ساتھ مصروف ہیں ہم ایک دوسرے سے بہت آہستہ سے بولتے ہیں اگر آوازذرابلند کردیں توشدتِ غم سے آواز بھرا جائے گی۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

آہ میں اماں کی قبر کے قریب سے گزر رہا ہوں۔
میری روایات مردہ ہوتی جارہی ہیں میری شخصیت کی تاریخ کا شیرازہ منتشر ہوا جارہا ہے۔ آہ
میرا پیارا ہندوستان!
میں پاکستان آکر ہندوستانی ہو گیا۔(۱۳)

۱۹۸۸ میں اپنے بھائی کے قتل اور اپنی ہمسفر سے جدائی اور معاشرے سے کفر کے فتووں نے انکی ذات میں مردم بیزاری اور حیات سے فرار ہموار کی۔انھوں نے بڑی اندوہ ناکی اور کرب انگیزی کے ساتھ اپنی اندرونی کیفیات کو کچھ یوں لکھا؛

> "میں سالہاسال سے کس عذاب میں مبتلا ہوں ؟ میرا دماغ، دماغ نہیں بھو بل ہے۔ آنکھیں ہیں کہ زخموں کی طرح تپکتی ہیں کہ اگر پڑھنے یا لکھنے کے لئے کاغذ پر چند ثانیوں کو بھی نظر جماتا ہوں تو ایسی حالت گزرتی ہے جیسے مجھے آشوب چشم کی شکایت ہو اور ماہ تموز میں جہنم کے اندر پڑھنا پڑ رہا ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں اب بھی اپنے خوابوں کو نہیں ہارا ہوں۔ میری آنکھیں دہکتی ہیں مگر میرے خوابوں کے خنک چشمے کی لہریں اب بھی میری پلکوں کو چھوتی ہیں"۔(۱۴)

جون ایلیا کا نثر میں مقام

جون ایلیا کے موضوعات

جون ایلیا کی نثر فکر اور فن کے لحاظ سے مختلف جہات کی حامل ہے موضوعات کے تنوع،مضامین کی رنگارنگی اور منفرد طرزِ نگارش کے سحر انگیز اثر و نقوش ، زبان و اسلوب کے علاوہ ان کی نثر میں عصری و سماجی مسائل دیکھائی دیتے ہیں۔سماجی ،سیاسی ،تاریخی و معاشرتی لحاظ سے بھی ان کی نثر خاص اہمیت کی حامل ہیں ان کی نثر کمال کی چیز ہے، انکی نثر میں گہرا تجسس ، شک ،بے چینی اور اضطراب ہوتا ہے۔ اکثر زندگی کی بے ثباتی اور انسان کی بے بسی پر اظہار خیال کرتے ہیں۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

جون ایلیا کے نثر ی موضوعات میں فلسفہ، منطق ، مذہب، تاریخ، اور ادب شامل ہیں۔ان موضوعات میں وہ اکثر ذاتی تجربات اور مشاہدات کو بھی بیان کرتے ہیں۔چند اہم موضوعات درج ذیل ہیں

فلسفہ

جون ایلیا فلسفہ کے شیدائی تھے جو انکی نثر میں فلسفیانہ مباحث کی صورت نظر آتا ہے۔ انہوں نے وجودیت، ما بعد الطبیعیات، اور علم الکلام جیسے موضوعات پیش نظر رکھے۔

مذہب

ان کا مذہب کے متعلق بہت پیچیدہ اور متضاد رویہ تھا۔مذہبی عقائد پر شکوک و شبہات ، تجسس اور تنقید کرنے کیساتھ ہی ساتھ وہ مذہبی روایات اور اقدار کومانتے تھے۔

تاریخ

وہ اکثر اپنی تحریروں میں تاریخی واقعات اور شخصیات کا ذکر کرتے ایسے کرتے جیسے وہ خود وہاں ہوں۔تاریخ کے متعلق مخصوص نظریات رکھتے اور شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔

ادب

کلاسیکی ادب، جدید ادب، اور مشرق و مغرب کے ادب کے متعلق جون ایلیا نے بہت کچھ لکھا اور اپنے تنقیدی خیالات و نظریات کا اظہار کیا۔

ذاتی تجربات اور مشاہدات

جون ایلیا کی نثر ان کے ذاتی تجربات اور مشاہدات سے بھری ہوئی ہے۔اپنی زندگی کے تلخ اور شیریں واقعات کا عکس اپنی تحریروں میں دیکھایا۔

ابتدائی دور میں اشتراکیت کے ہم خیال تھے پھر "مارکسزم" کے حامی رہے۔آزادی کے پروانے تھے

جون ایلیا کی فکر و نظر

جون ایلیا اپنی بیباک فکری و ذہنی سائیکو کی بدولت بدنام تھے ان پر روایت شکنی کا الزم دھرا رہتا تھا۔وہ اپنے منفرد فکری زاویے نگاہ سے تاریخی حوالوں اور کرداروں کو نئے معنی اور نئی جہتیں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

دینے کے ماہر تھے۔جس سے قاری متا ثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا جون ایلیا کی نثر میں موجود خیالات، نظریات اور جذبات و احساسات اتنے عجیب و غریب ہیں کہ ہر قاری کے لیے چونکا دینے والااور مختلف ومنفرد زاویہ نگاہ ہو سکتا ہے۔ان کی ہر تحریر ایک الگ فکری شعور دیتی ہے۔

جون ایلیا نے اپنے نثری فن پاروں میں انسانی رویوں کی سائنس لکھ دی ہے انسانی رویے جو جذبات و احساسات کا بہترین ترجمان ہوتے ہیں انسان اپنے ارد گرد کے ماحول اور روئیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا جو اسکے جذبات واحساسات کو تغیر دیتے رہتے ہیں۔ان روئیوں کی بنا پر منفی یا مثبت اثرات معاشرے پر پڑتے ہیں ، جس کو دیکھ کر قوانین وضع کیے جاتے ہیں۔ان قوانین پر عمل درآمد سے معاشرہ اور قوم تشکیل پاتے ہیں۔نئے رجحانات و ادب انہی جذبات و احساسات کے زیر اثر ضبط تحریر میں لائے جاتے ہیں۔

جون ایلیانے اپنے شعری مجموعے کے دیباچے نیاز مندانہ میں نثر کا ایک شاہکار تخلیق کیا جو ان کے فن پاروں میں ایک عجوبہ ہے جس میں احساسات و جذبات کے رنگ بکھیر رہے ہیں۔وہ اپنے والد سے قلبی لگاو رکھتے تھے ان کے زیر اثر پروان چڑھے لکھتے ہیں کہ

> شاعری میرے ماحول میں جزوے از پیغمبری نہیں بلکہ مکمل پیغمبری سمجھی جاتی تھی۔ وہ بابا کی زبان میں ایک الوہی آہنگ، قدوسی ترتیل اور قدیسی ترنیم کی حیثیت رکھتی تھی۔[۱۵]

جون ایلیا نئ نسل میں اس لیے شہرت رکھتے ہیں کہ اہ انکے جذبات و احساسات کا درک رکھتے تھے اور باغیانہ فکری روش رکھتے تھے ان کے فن پارے عہد حاضر کے جوانوں کے ترجمان ہیں۔ جون ایلیا فرد واحد بن کر نہیں سوچتے بلکہ انکے احساسات وجذبات معاشرے کا ترجمان بن جاتے ہیں جیسا کہ

> پاکستان کے بننے سے لیکر اب تک ہر وہ قدم جو عوام کی مسرت اور خوشحالی کے لیے اٹھایا گیا اسے حرام کہہ کر روکنے کی کوشش کی گئ [۱۶]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

جون ایلیانے اپنے انشائیہ مضمون :سفید فام درندے کے ذیل میں گورے انگریزوں کے مقامی افریقیوں پر ظلم و ستم کو سفید فام درندے سے تشبیہ دے رہے ہیں۔اور ان کی ہی مذہبی کتاب سے حوالے نقل کرتے ہوئے ان پر کھل کر اظہار تنقید بلکہ نفرین کررہے ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں کہ

> ہم اس قوم کا انتظار کرتے رہے جو بچا نہیں سکتی تھی۔انہوں نے ہمارے پاؤں اس طرح باندھ رکھے ہیں۔کہ ہم نکل نہیں سکتے۔ہمارا انجام نزدیک ہے ، ہماری مدت پوری ہوگئی ، ہمارا دقت آپہونچا۔ ہمیں کچلنے والے آسمان کے عقابوں سے بھی زیادہ تیز ہیں (عہد نامہ عتیق، ، مراثی یرمیاہؐ (۱۷)

جون ایلیا مشین کی طرح بس لکھتے چلے جاتے تھے،لکھنا ان کا زندہ رہنے کا ایک ذریعہ تھا،وہ تخیل کی دنیاؤں سے نئے فکری افق کی تلاش میں رہتے تھے اپنے جذبات اوراحساسات کی گہرائیوں کو وہ قلم کے ذریعے قارئین تک بے دھڑک پہنچاتے تھے اور انسانی رویوں اور نفرتوں کے سیلاب سے بہت مایوس رہتے تھے ،زندہ انسان ہونے کا مطلب یہی لیتے تھے کہ وہ ادب سے جڑا رہے اور اپنی فکری و روحانی صلاحیتوں سے تخلیقی عمل جاری و ساری رکھے تاکہ اپنی سوچ و جذبات کو ایک بہترین دنیا بنانے میں استعمال کرے اور دوسرے انسانوں حتیٰ کہ جانوروں تک کا احساس اسکے قلب و ذہن میں اجاگر ہو۔ورنہ مردہ تن بس خاک ہی ہے

جیسا کہ اپنی تحریر میں لکھتے ہیں کہ

> پچھلے دس سال میں ادبی تخلیق کی رفتار منجمد ہوگئی ہے۔گویا یہ کہناہے کہ پچھلے دس برس میں انسانوں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔ان سے متاثر ہونے کی صلاحیتیں سلب کر لی گئی ہیں۔ان سے جذبات چھین لیے گئے ہیں۔ان کے دل و دماغ کو مردہ بنادیا گیا ہے۔ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ادبی تخلیق صرف اس وقت جمود سے دوچار ہو سکتی ہے جب کہ انسان فکری ذہنی اور روحانی اعتبار سے مر جائے لیکن انسان کبھی نہیں مر سکتا۔انسان امٹ ہے۔انسان امر ہے۔انسان کا

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

> دل اور اس کا دماغ۔اس کے جذبات اور اس کا تخیل ہمیشہ مصروف و فعال اور مشغول و بر سر کار رہتے ہیں اس لیے نہ انسان جمود سے دو چار ہوا ہے اور نہ اس کا تخلیقی عمل یعنی ادب [۱۸]

انسانیت پر ظلم کہیں پر بھی ہورہا ہو کوئی بھی کرے تو تمام درد مند ،مظلوم انسانیت دوست افراد کو اسکا دکھ و درد بہت اذیت دیتا ہے مگر لوگ ابن الوقت بنے ہوتے ہیں اور غدار یا دیگر الزامات عائد کئے جاتے ہیں ،مشرقی پاکستان جب ہم سے کٹ رہا تھا اور کچھ درد دل ادیب اس وقت بھی اپنے جذبات و احساسات کو سپرد قلم کررہے تھے انھی میں سے ایک جون ایلیا بھی اپنے ان انسانوں کے دکھ جھیل رہے تھے

جون ایلیانے اپنے انشائیہ مضمون :سفید فام درندے کے ذیل میں انگریزوں کے مقامی افریقیوں پر ظلم و ستم کے درد کو بھی نہیں بھولے لکھتے ہیں

> اب ہم سن رہے ہیں کہ انھوں نے جنوبی افریقہ کے باشندوں سے انسان ہونے کا اعزاز بھی چھین لیا ہے اور گویا وہ جانوروں کو تہذیب سکھانے کا مشہور عالم فرض انجام دے رہے ہیں
>
> ہم تمنا یہ بھی واضح کر دیں کہ قوموں کو کہا یہ سکھانے کا یہ احمقانہ نعرہ اب کافی پرانا ہوچکاہے۔نسلی امتیاز پسندی کا یہ بیہودہ اور جاہلانہ خبط شریف انسانیت کے لئے نا قابل برداشت ہے۔ [۱۹]

جون ایلیا جب یورپی ملک گئے وہاں کی ترقی اور علم وادب کی جگمگاتی روشنیوں کو دیکھا اور ترقی پزیر ملک کے باسی کے طور اپنے آپ کو محسوس کیاان گوروں نے علم و سائنس کی بدولت سب کچھ پالیا جبکہ ہم اب بھی منت مرادیں دھاگے باندھنے درگاہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں جذبات و احساست کو بے قابو کرکے شکوہ کرتے ہوئے جون کہتے ہیں کہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

> یارو غم گسارو! آؤ تم اور میں ایک دوسرے کی گردنوں میں بانہیں ڈال کر ایک آنکھ سے روئیں اور ایک آنکھ سے ہنسیں۔ہم روئیں کہ ہم نے صدیاں گنوا دیں اور ہم ہنسیں کہ مستقبل کی مسافتیں ہمارے لیے دیدہ و دل فراش راہ کیسے ہوئے ہیں۔
>
> جانان جاں اب جب کہ نئے سال کی ساعتیں ہماری طرف بڑھتی چلی آتی ہیں تو ہم سوچیں کہ ہم کیا سوچیں اور کیا سمجھیں؟ ہم کیا چاہیں اور کیا نہ چاہیں؟ ہم جھوٹ کی دکانیں کھولیں یا زندگی کو سچ کی میزان پر تولیں۔[۲۰]

ہمارے معاشرے کا یک بہت ہی بڑاالمیہ یہ بھی ہے یہاں ہر ایک فرد یا جماعت خود کو عقل کل اور اپنے علاوہ دوسرے کی رائے یا عقیدے کو شرک و کفر ،غدار کے زمرے میں ڈالتے ہیں خود کو پکا حاجی جنازی جنتی اور دوسرا پکا مشرک کافر اور جہنمی ٹھرایا جاتاہے ہر ایک جس نے تھوڑا بھی سیاسی،دینی یا علمی مقام حاصل کیا تو اگلے بونے اور ہیچ دیکھائی دینے لگتے ہیں جبکہ بطور مسلمان و انسان دوسرے کا احترام اولیت رکھتا ہے ،اس کی عکاسی جون ایلیا کچھ یوں کرتے ہیں کہ

> یہاں ایک دوسرے سے جدا رائے رکھنے کا مطلب ہے ایک دوسرے کا دشمن ہونا ۔ایک دوسرے پر کسی بھی معاملے میں اعتماد نہ کرنا۔کیا عقل و ہوش کی سلامتی اور سیاست کے یہی معنی ہیں۔ایک جماعت کسی بھی معاملے میں دوسری جماعت پر اعتماد کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔دونوں ایک دوسرے کو ملک کا دشمن اور قوم کا غدار خیال کرتے ہیں۔ان دو لفظوں کے سوا اپنے حریف کے لیے ہمارے پاس اور کوئی لفظ نہیں ہے۔[۲۱]

کتنے افسوس کی بات ہے اور کیسا المیہ ہے ک بد فطرت ،کند ذہن ،اپاہج سوچ رکھنے والے افراد نے پورا معاشرہ گندہ کیا ہوا ہے خدا کے گھر یعنی مسجد کو بھی اپنی نفرت و بد فطرتی کا نشانہ بنا تے ہیں وہ بھی خدا کے نام پر ہی دھوکہ و فریب سے معصوم جانوں کو نہیں چھوڑتے ،ہونا تو یہ چاہیے کہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

مساجد آباد رہیں کوئی بھی خدا کا بندہ آئے اور بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہو جائے،جون ایلیا اسی درد کو بیان کرتے ہیں کہ

> میاں انماز پڑھنے والے کا مسلک ہی نہیں، ہر مسجد کا بھی اپنا ایک مسلک ہوتا ہے کہ مسجد یا توسنی ہوتی ہے یا شیعہ ، بریلوی یا دیوبندی۔ میں نے آج تک کوئی مسلمان مسجد نہیں دیکھی۔(۲۲)

علم و تہذیب اور چکاچوند ترقی کرتی ہوئی دنیا کے گلوبل ویلیج بن جانے کے باوجود نفرتیں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی بلکہ روز بروز نئے نئے نفرتوں کے سیلیاب اڈ آرہے ہیں اور ان نفرتوں کے سوداگر کوئی عام بندے بھی نہیں بلکہ نامی گرامی سرکردہ افراد ہیں ،جون ایلیا نفرت کے اس سیلاب پر حیران و پریشان لکھتے ہیں کہ

> یہ ایک قابلِ شرم اور الم ناک حقیقت ہے کہ آج کا انسان بھی اپنے تمام تر علم اور تہذیب کے باوصف طرح طرح کی نفرتوں، غلیظ نفرتوں میں مبتلا ہے۔لسانی نفرت، نسلی نفرت، مذہبی نفرت، وطنی نفرت اور تہذیبی نفرت۔ایک زمانے میں یا یوں سمجھ لو کہ دوسری جنگِ عظیم کے خاتمے کے چند سال بعد تک نفرتوں کی اتنی قسمیں نہیں پائی جاتی تھیں، جتنی قسمیں آج یعنی علم اور تہذیب کے سب سے زیادہ ارجمند دور میں پائی جاتی ہیں۔ یہ کس قدر حیران کن اور ملال انگیز حقیقت ہے کہ انسان اپنے انتہائی شاندار اوج اور عروج کے عہد میں شاید پہلے سے کہیں زیادہ کٹھل، کٹھور اور سینہ زور ہو گیا ہے۔(۲۳)

جون ایلیا کے خیالات و فلسفہ *

جون ایلیا کی تحریریں ان کے فلسفیانہ فکر کی بہترین عکاس ہیں۔ جون ایلیا مشرقی علوم اور مغربی فلسفے سے سیر حاصل گفتگو کرتے بلکہ فلسفہ تو ان کو گھر سے سکھایا گیا تھاان کا گھرانہ علمی و فلسفی تھاجون ایلیا انسانی شعور اور رویئوں کے متعلق اپنے نثری فن پاروں میں میں خیالات و فلسفہ اس خوبی سے بیان

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

کرتے ہیں کہ قارئین کو یہ خشک مباحث کے بجائے اپنے دکھ درد اور اسکی دوا محسوس ہوتی ہے۔ جون ایلیا کے نثری موضوعات میں باغیانہ خیالات و فلسفہ، منطق ، مذہب، تاریخ، اور ادب شامل ہیں۔ان موضوعات میں وہ اکثر ذاتی تجربات اور مشاہدات کو خیال کی شکل میں بیان کرتے ہیں۔جیسا کہ فلسفہ جون ایلیا فلسفہ کے شیدائی تھے جو انکی نثر میں فلسفیانہ مباحث کی صورت نظر آتا ہے۔انہوں نے وجودیت، ما بعد الطبیعیات، اور علم الکلام جیسے موضوعات پیش نظر رکھے۔

فلسفہ صرف تعقلاتی مسائل اٹھاتا ہے لیکن شاعری تعقلاتی ، تخیلاتی، احساساتی اور جذباتی تمام مسائل سے سروکار رکھتی ہے۔اور جذباتی تمام مسائل سے سروکار رکھتی ہے۔

فلسفے کے مطابق کائنات کے شعبہ بندو بست توقعات میں اس امر کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا کہ آنے والا دن گزرنے والے دن سے بہتر ہو گا۔وہ صرف شاعری ہے جو آنے والے کل کی خوش گوار امیدوں سے فرد اور سماج کو بہرہ یاب کرتی ہے۔ یہاں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شاعری تخلیقی اور فنکارانہ فریب خوردگی اور فریب دہی سے عبارت ہے۔(۲۴)

نسیم سید اپنے مضمون جون ایلیا۔ایک صاحب طرز نثر نگار میں لکھتی ہیں کہ

جون ایلیا نے ادب، فلسفہ، تاریخ، جغرافیہ جس موضوع کو بھی چھوا، اس کو سرسری طور ر پر بیان نہیں کیا۔ دوسروں کی تحریرے بڑے بڑے مفکرین کے حوالہ جات اکٹھا کر کے اپنے قاری کو مرعوب کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ پورے وثوق کے ساتھ اپنے علم اپنی تحقیق اور اپنے دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ خدا اور کائنات منطقی قیاس کی گرفت میں پوری طرح کبھی بھی نہیں آسکے۔مذہب اور خدا عقل کی دسترس سے ہمیشہ باہر رہے، فلسفی شاعر جون ایلیا نے اس بات

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

کو اثبات کیا ہے مگر اپنے دلائل کے ساتھ اور اپنے لفظوں میں انھوں نے اپنی نثری تخلیقات میں اس موضوع پر کھل کے گفتگو کی ہے، (۲۵)

نسیم سید لکھتی ہیں کہ

دہ مغرب اور مشرق کے فلسفیوں کا اپنی نگارشات میں تقابلی تجزیہ اس تفصیل سے پیش کرتے ہیں کہ ان کے مطالعے کی گہرائی اور تقابلی فکر پر دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ان کے برس ہا برس کے عمیق مطالعے نے ہی ان سے بیان دلوایا کہ مغربی نظام فکر میں افلاطون اور ارسطو جس منصب پر قائم ہیں، ہماری روایت میں وہی مقام ابن سینا اور فارابی کا ہے۔(۲۶)

جون ایلیا اور تاریخ نگاری*

جون ایلیا کے نثر میں باغیانہ افکارو نظریات ،تاریخ، اور ادب شامل ہیں۔ وہ اکثر ذاتی تجربات اور مشاہدات کو خیال کی شکل میں بیان کرتے ہیں۔جیسا کہ وہ اکثر اپنی تحریروں میں تاریخی واقعات اور شخصیات کا ذکر کرتے ایسے کرتے جیسے وہ خود وہاں ہوں۔ تاریخ کے متعلق مخصوص نظریات رکھتے اور شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔تاریخ ہمیشہ سے متنازعہ کرداروں کی بدولت خود بھی متنازعہ رہتی ہے تاریخ اگر چھپانا چاہیں بھی تو جستجو کرنے والے حقیقت کو پالیتے ہیں ،مسلمان مورخین ہوں یامستشرقین تاریخی واقعات کو قلم بند کرتے رہیں ہیں آج تو جدید ڈیجیٹل دور ہے سب کچھ واضح ہوجاتا ہے ،ان تاریخی واقعات و حقائق کو دیکھانے کا فن جون ایلیا خوب جانتے تھےجون ایلیا کی تحریروں میں جابجا تاریخ کے اورق کھلے ہوئے ہیں وہ ایک شاعر ہی نہیں بلکہ فلسفہ،ادب و تہذیب اور تاریخ کے خزانہ تھے ان کی ذات مختلف جہات پر مشتمل تھی انسانی تاریخ اورمعاشرتی المیوں و رویوں سے درپے انسان کی شکست و ریخت کے سانحات کو بڑی خوش اسلوبی سے بیان کرتے کہ قاری کو کوئی افسانہ لگتا ہےیوں تاریخ جو نہایت خشک موضوع ہے جون ایلیا کی تحاریر پڑھ کر ورطہ حیرت میں مبتلاء ہوتا ہے

نسیم سید اپنے مضمون جون ایلیا۔ایک صاحب طرز نثر نگار میں لکھتی ہیں کہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

> انھوں نے اسلامی تاریخ صرف پڑھی نہیں بلکہ اموی، عباسی اور فاطمی دور کے تمام اہم کرداروں کو اپنے لکھے ہوئے ڈراموں میں زندہ کر دیا۔ ان کرداروں کی زبانی تاریخی واقعات کو مکالمہ بنا کے انھیں زبان دے کے ہزاروں افراد کے سامنے لاکھڑا کیا۔ وہ کہتے ہیں میں ان ڈراموں کے پیش نظر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اسلامی تاریخ پڑھی نہیں، دیکھی ہے۔[۲۷]

جون ایلیا تاریخ کے خشک واقعات کی یوں منظر نگاری کرتے ہیں جیسے وہ خود ان کرداروں کے درمیان رہتے ہوں

> ۶۰ھ مطابق ۶۸۰ء کا وہ منظر میرے سامنے کی بات ہے جب عبید اللہ ابن زیاد مسلم بن عمرو باہلی، شریک بن اعور حارثی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے رات کے وقت کوفے میں داخل ہوا تھا۔ ابن زیاد کے لشکر نے توابین کے قائد سلیمان بن صرد خزاعی اور ان کے ساتھیوں کو میرے سامنے خون میں نہلایا تھا۔ میں نے امیر مختار ثقفی اور ابراہیم بن مالک اشتر کو موالی اور شعوبیوں کے لشکر کے ساتھ خون حسینؑ کا انتقام لیتے دیکھا ہے۔ ابو مسلم خراسانی۔ ابو سلمہ خلال – محمد نفس زکیہ اور ان کے بھائی ابراہیم کا خلیفہ منصور کے حکم سے خون میں نہلایا جانا میرے سامنے کا واقعہ ہے۔ خاندانِ برامکہ، آلِ نوبخت، دیالمیہ اور آل بویہ کے افراد میرے دیکھے بھالے ہیں۔ ابوالسرایا، بساسیری، فاطمی امام مستنصر اللہ، ابن کلس بدر الجمالی اور ابن علقمی میرے لیے کئی صدی پہلے کے لوگ نہیں، میرے لڑکپن کے لوگ ہیں۔ میں نے انہیں بولتے چالتے اور چلتے پھرتے دیکھا ہے۔[۲۸]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33
ماخذ تحقیقی مجلہ

خلاصہ یہ کہ جون ایلیا اپنے نثری فن پاروں کی بدولت اردو ادب میں بلند قامت ہیں بڑی خوبی ، کمال اور ہمہ گیریت کے ساتھ اپنے حالاتِ زندگی ،فلسفیانہ افکارواحوال،فلسفہ ،سماجی انسانی رویوں بیان کرتے ہیں اور تاریخ کے خشک واقعات کی یوں منظر نگاری کرتے ہیں جیسے وہ خود ان کرداروں کے درمیان رہتے ہوں

انکی نثر میں گہرا تجسس ، شک ،بے چینی اور اضطراب ہوتا ہے۔اکثر زندگی کی بے ثباتی اور انسان کی بے بسی پراظہار خیال کرتے ہیں ۔ یوں وہ اپنےہمعصر شعراءوادباء سےالگ تھلگ دیکھائی دیتےہیں۔اپنےموضوعات اور غیرروایتی انداز کے سبب وہ باغی اور روایت شکن شاعر و ادیب سمجھے جاتے ہیں۔

جون ایلیا پاک و ہند کے اعلیٰ پایہ کے مایا نازشاعر، فلسفی، تاریخ داں اور سوانح نگار تھے وہ اپنی ذات میں ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا کی طرح تھے ان کو فلسفہ، منطق، اسلامی تاریخ، اسلامی صوفی روایات، اسلامی سائنس، مغربی ادب اور واقع کربلا کی معلومات ازبر تھیں۔ جون ایلیاقدیم یونانی فلسفہ ،منطق،فلکیات ، تاریخ اسلام خصوصاً فاطمی عہد اور مصر کی باطینہ تحریک اخوان الصفاء کے۵۲ خفیہ رسائل کااور صوفیانہ تحریکوں کی مکمل معلومات رکھتے۔

حوالہ جات

۱:صنف انشائیہ اور چند انشایئے، حسنین،سید محمد ڈاکٹر،ایوان اردو،پٹنہ،انڈیا ۱۹۶۳ء ص ۱۴
۲: ایضاص ۳۸
۳:اصناف نثر محمد افتخار شفیع،بیت الحکمت ،لاہور،۲۰۱۳ء۔ ص ۱۱۳
۴:صنف انشائیہ اور چند انشایئے، حسنین،سید محمد ڈاکٹر،ایوان اردو،پٹنہ،انڈیا ۱۹۶۳ءص۸
۵: ایضاص۱۳
۶: اردو اسیز، سید ظہیر الدین مدنی،مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئ دہلی ۱۹۸۱ءص۷
۷: اردو انشائیہ اور بیسویں صدی کے اہم انشائیہ نگار،ڈاکٹرہاجرہ بانو،عرشیہ پبلی کیشنز،دہلی۲۰۱۳ءص ۴

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-33

ماخذ تحقیقی مجلہ

۸: ایضاص ۴

۹: ایضاص ۶

۱۰: ایضاص۵۲

۱۱:صنف انشائیہ اور چند انشایئے، حسنین،سید محمد ڈاکٹر،ایوان اردو،پٹنہ،انڈیا ۱۹۶۳ء ص ۲۰

۱۲: ایضا

۱۳: ایضا

۱۴: ایضا

۱۵:شاید،جون ایلیا،ناشر:کتابی دنیا،دہلی،۱۹۹۲ء

۱۶: مجلہ آئینہ ، تحریر لالہ لاجپت رائے (لالا جی) ناشر:دفاتر آئینہ شاہ عالم گیٹ ،لاہور،۲۰۱۴ء

۱۷:رسالہ "انشاء"کراچی،مدیر: جون ایلیا، شمارہ: مئی ۱۹۶۰ء

۱۸: فرنود،جون ایلیا،ترتیب:خالد احمد انصاری،الحمد پبلی کیشنز،لاہور،۲۰۲۲ء

۱۹: رسالہ "انشاء"کراچی،مدیر: جون ایلیا، شمارہ: مئی ۱۹۶۰ء

۲۰: فرنود،جون ایلیا،ترتیب:خالد احمد انصاری،الحمد پبلی کیشنز،لاہور،۲۰۲۲ء

۲۱: ایضا

۲۲:ایضا

۲۳: ایضا

۲۴:شاید،جون ایلیا،ناشر:کتابی دنیا،دہلی،۱۹۹۲ء ۱۵

۲۵: جون ایلیا۔خوش گزراں گزر گئے ،نسیم سید ،ناشر: اکادمی بازیافت کراچی ،۲۰۱۱ء۱۷۶

۲۶: ایضا ۱۶۵

۲۷: ایضا ۱۶۵

۲۸: شاید،جون ایلیا،ناشر:کتابی دنیا،دہلی،۱۹۹۲ء ۲۳